

اشاریہ

مقالہ نگار	عنوان	صفحات	خلاصہ	کلیدی الفاظ
مبشر حسین، ڈاکٹر محمد ارشد اویسی	شبلی نعمانی کی ملی شاعری	۱۴-۱	مولانا شبلی نعمانی ایک عظیم دینی اسکالر مصنف اور شاعر تھے۔ قومی اور عالمی سیاست پر ان کی گہری نگاہ تھی۔ انہوں نے اپنی زندگی میں شاعری، تاریخ نگاری اور تقاریر کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ انہوں نے ایک ایسے پر آشوب دور میں آنکھ کھولی جب مسلم دنیا غلامی میں مبتلا تھی۔ ایسے دور میں انہوں نے اپنی قوم کو بیدار کرنے اور شاعری اور دیگر ذرائع کو استعمال میں لاتے ہوئے، غلامی کی زنجیروں کو توڑنے کے لئے فکری سطح پر اجتہاد کی کوشش کی۔ اس مقالہ میں، ان کی شاعری میں موجود ملی عناصر کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔	مولانا شبلی نعمانی، ملی جذبات، حب الوطنی، شاعری
محمد سلیم، پروفیسر ڈاکٹر سل مان علی	اردو کی سیاسی آپ بیتیوں میں انکشافات: تحقیق و تنقید	۳۱-۱۵	خود نوشت سوانح حیات ان واقعات اور تجربات کے ذریعہ ایک سچا اور کھرا بیان ہے۔ جس سے مصنف اپنی زندگی میں گزرا ہو۔ لیکن یہ سب بیرونی واقعات تک محدود نہیں بلکہ یہ مصنف کے اندرونی احساسات و جذبات، تجربات، عالمی نظریہ اور زندگی کے مختلف پہلوؤں پر نقطہ نظر کا پر خلوص اظہار ہونا چاہیے۔ یہ مقالہ مذکورہ زادیہ فکر پر روشنی ڈالتا ہے۔	آپ بیتی، سیاست، انکشافات،
محمد رشید، ڈاکٹر روبینہ شاہین	خیبر پختون خوا کے جنوبی اضلاع میں نثری ادب کا ارتقاء	۴۹-۳۲	ہر دور میں اردو ادب کا دامن ایسے ہنرمند ادیبوں سے مالا مال رہا ہے کہ جنہوں نے فنی اور فکری جہتوں کے ذریعے سے اردو ادب کے دامن کو وسیع کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ شاعری ہو یا نثر، اردو ادب کے مصنفین نے دونوں ہی اصناف میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ اس سلسلے میں خیبر پختونخوا بھی بہت زرخیز خطہ رہا ہے۔ اس خطے میں بہت سارے شاعر اور ادیب پیدا ہوئے ہیں جن کی ادبی خدمات اردو ادب کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اردو ادب میں جنوبی اضلاع کے بہت سارے نامور اور نامعلوم شعراء اور مصنفین کی خاصی تعداد نظر آتی ہے، جنہوں	نثری ادب، جنوبی اضلاع،

			نے شاعری کے ساتھ ساتھ نثر میں بھی اعلیٰ تخلیقات پیش کیں۔ اس مقالہ میں جنوبی اضلاع کے نثر نگاروں کے فن کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔
ڈاکٹر انوار الحق ، نازیہ شاہد	منیر نیازی کی شاعری میں وجودی کرب کے عناصر کا تحقیقی جائزہ	۶۰-۵۰	اردو شاعری کا نیا منظر نامہ، محض شعری جمالیات کا مرقع نہیں بلکہ بیسویں اور اکیسویں صدی کے سیاسی، سماجی، معاشی، معاشرتی اور فلسفیانہ تحریکوں اور رویوں سے اس کے وجود کی تشکیل ہوتی ہے، مذکورہ تحریک سے متاثر شعرا میں منیر نیازی کا نام کئی حوالوں سے اہم ہے۔ منیر نیازی کی شاعری میں وجودی کرب کے عناصر کی تشکیل، تعشق ذات، خود مرکزیت، لایعنیت، بے معنویت، اجنبیت، بے گانگی، تنہائی، اداسی، نارسائی عدم فیصلگی، نا معلوم کا خوف، بے زاری، الجھن، دہشت، پیدائشی، مایوسی اور بے چارگی وغیرہ جیسے اہم وجودی رویوں سے ہوتی ہے اس مقالہ میں مذکورہ مباحث پر تفصیلی اور مدلل بحث ہوگی۔
امجد خان ، ڈاکٹر سہیل احمد	محسن نقوی، خواہش مرگ و انکشاف مرگ کا شاعر	۷۳-۶۱	روایتی اردو شاعری میں، چند شاعروں کے علاوہ، ہر شاعر نے زندگی کے انتشار کی طرف جھکاؤ، اس سے نجات، خود کشی اور کسی نہ کسی طرح موت سے انسیت کا اظہار کیا ہے۔ تاہم، محسن نقوی نے ان جذبات کو خاص انداز میں اپنی شاعری میں جگہ دی جو کسی اور شاعر کے ہاں دیکھنے کو نہیں ملتی۔ مذکورہ مقالہ کا مقصد محسن نقوی کی شاعری کے تناظر میں متذکرہ حوالے کی انفرادیت اور خصوصیت کو ظاہر کرنا ہے۔
ڈاکٹر رخسانہ بلوچ، ڈاکٹر شیر علی	دلی کالج: تراجم کا ایک اہم مرکز	۸۷-۷۴	نوآبادیاتی ہندوستان میں نوآبادیاتی طاقتوں نے ہندوستانیوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لیے کئی اصلاحات کیں۔ ان اصلاحات کے پیچھے واحد مقصد ان کی سیاسی اجارہ داری اور خود مختاری کو مضبوط بنانا تھا۔ ان اداروں کے پلیٹ فارم سے انہوں نے ہندوستانیوں کو اس بات کا یقین دلایا کہ وہ ان کے ساتھ کتنے مخلص ہیں۔ اس منظر نامے میں دلی کالج ایک ممتاز ادارہ تھا، جسے نوآبادیاتی طاقتوں نے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے استعمال

			کیا۔ اس مقالہ میں دہلی کالج میں ترجمہ شدہ کتابوں کے پیش نظر اہداف اور مقاصد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔	
ڈاکٹر مشتاق عادل، ڈاکٹر محمد افضل بٹ، ڈاکٹر حمیرا ارشاد	ناول "ایک اور دریا" سماجی مسائل کے تناظر میں	۹۸-۸۸	پاکستانی ادب میں زیادہ تر ناول معاشرتی مسائل جیسے غربت، کارخانوں کے حالات، خواتین کے خلاف تشدد اور پاکستان کی دیہاتی ثقافت سے مخصوص مسائل کو پیش کرتے ہیں۔ ناول نے ہمیشہ سے معاشرے کی ترقی پر بہت زیادہ اثرات ثبت کیے ہیں۔ صنف ناول انسانی تجربات کا تفصیلی جائزہ پیش کرتی ہے۔ محمد سعید کا ناول "ایک اور دریا" ایک معاشرتی ناول ہے جو ہمارے معاشرے کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس مقالہ میں مذکورہ ناول کے تناظر میں صنف ناول کے ذریعے سے پیش کردہ معاشرتی مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔	ناول، سماجی مسائل، تشدد، ظلم و جبر،
سدھیر احمد، ڈاکٹر نذر عابد	مجید امجد کی شاعری میں شاماتی پیکر تراشی	۱۰۸-۹۹	جذبات اور جذبات کی عکاسی کرنے اور واقعات و واقعات کو بیان کرنے کے لئے شاعر مختلف قسم کی منظر کشی کا استعمال کرتے ہیں۔ اس قسم کی منظر کشی کو مختلف انسانی حواس کی بنیاد پر بصری، سمعی اور شاماتی کی درجہ بندی میں رکھا گیا ہے۔ مجید امجد ان شاعروں میں سے ایک ہیں جنہوں نے اپنے فن لطیف کی پیش کش کے لیے مختلف زاویوں کو پیش نظر رکھا جن میں ایک اہم حوالہ حواس کا ہے۔ اس مقالہ میں ان کی شاعری کے اس پہلو سے بحث کی گئی ہے۔	مجید امجد، شاعری، حس شامہ، ہسپک تراشی
مسلم شاہ، ڈاکٹر بادشاہ منیر بخاری	مظہر جان جاناں اور اصغر گونڈوی کی شاعری میں تصوف کا تحقیقی اور تقابلی جائزہ	۱۱۵-۱۰۹	ادب اور تصوف کے درمیان ایک قدیم اور اٹوٹ تعلق پایا جاتا ہے۔ اسی بنا پر مختلف غزل گو شعرا نے اپنی شاعری میں تصوف کی مختلف جہتوں کو برتا ہے۔ اس حوالے سے مرزا مظہر جان جاناں اور اصغر گونڈوی کے نام خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ ان شعرا نے ناصر تصوف کی جزئیات کو سمجھا بلکہ اسے اپنی تمام تر رعنائیوں سمیت اپنی تخلیقات میں جگہ دی۔ اس مقالہ میں محققین نے مرزا مظہر جان جاناں اور اصغر گونڈوی کے کلام میں موجود تصوف کے عناصر اور ان کا تقابلی جائزہ پیش کیا ہے۔	تصوف، ادب، اصغر گونڈوی، مرزا مظہر جان جاناں

زابدہ فاضل ،ڈاکٹر گوہر نو شہائی	منتخب اردو ناولوں (راجہ گلدھ، آگے سمندر ہے، ڈاکیا اور جولابا، جنڈر) میں کرداروں کی علامتی معنویت	۱۱۶-۱۳۲	ناول ادب کی نسبتاً ایک جدید صنف ہے۔ جو اپنے کرداروں کے ذریعے سے حقیقت کو پیش کرتی ہے۔ اردو ناول میں بہت سارے کردار یعنی خوجی، ابن الوقت، امراؤ جان ادا، چچا، نعیم وغیرہ متعارف ہوئے جو کچھ مخصوص زمان و مکان اور ماحول کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس مضمون میں ناولوں کے کچھ کرداروں (راجہ گلدھ، اگیسمندر گھاس، ڈاکیا اور جولابا، اور جنڈر) پر بات کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو علامتی ہیں۔ یہ کردار ایک سے زیادہ پہلو کی نمائندگی کرتے ہیں اور ان کرداروں کو سمجھے بغیر کہانیوں کے معنی نہیں کھولے جاسکتے۔ کردار نہ صرف ادب میں بیرونی واقعات کی نمائندگی کرتے ہیں بلکہ انسان کی اندرونی دنیا کو بھی پیش کرتے ہیں۔ اس کردار میں سے ایک ناول نگار کا خاکہ ہے۔
رضوانہ ارم ،ڈاکٹر فرحانہ قاضی	مختار مسعود اور ابوالکلام آزاد کے اسلوب کا تقابلی مطالعہ	۱۳۳-۱۴۱	یہ مضمون دو مشہور مصنفین مختار مسعود (۱۵ دسمبر، ۱۹۲۶-۱۵ اپریل، ۲۰۱۷) اور ابوالکلام آزاد (۱۱ نومبر، ۱۹۸۸-۲۲ فروری، ۱۹۵۸ء) کا تقابلی مطالعہ ہے۔ اس تحقیق میں پتا چلا ہے کہ مختار مسعود کو علی گڑھ میں ایک فارغ التحصیل طالب علم کی حیثیت سے اپنی ابتدائی زندگی میں ہی آزاد کی کتاب "غبار خاطر" سے متاثر کیا تھا۔ مختار مسعود نے اپنے ساتھ یہ عہد کیا کہ اگر وہ لکھنے کے قابل ہو گئے تو ایک کتاب لکھیں گے۔ اس تناظر میں ان دونوں مصنفین کا تقابلی مطالعہ کرتے ہوئے معلوم کیا گیا ہو کہ ان دونوں کا انداز ایک دوسرے سے مختلف ہے لیکن کچھ نقطہ نظر ایک جیسے ہیں۔ بیان بازی کی مہارت دونوں مصنفین میں ایک جیسی پائی گئی۔
محمد اصیل شائق ،ڈاکٹر محمد وسیم انجم	ادب اور صحافت ہم قدم	۱۴۲-۱۴۶	لفظ ادب کا ترجمہ اردو اور عربی زبان میں ادیب کے طور پر کیا جاتا ہے۔ لیکن جدید دور میں یہ ادب قوموں اور معاشروں کے تاریخی زندگی کے ریکارڈوں کے لئے ہے۔ بہترین الفاظ کے استعمال کو نثر کہا جاتا ہے جبکہ بہترین الفاظ کے بہترین استعمال کو اشعار کہتے ہیں۔ صحافت کی تعریف تحریری خبروں کے واقعات اور کسی بھی طرح کے زندگی کے واقعات سے انسان اور جگہ جگہ ہونے والے
ناول، راجہ گلدھ، آگے سمندر، جنڈر، ڈاکیا اور جولابا			
مختار مسعود، ابوالکلام آزاد، اسلوب، تقابل			
نثر، ادب، صحافت، خبر،			

	واقعات کی بات چیت کے طور پر کی جاتی ہے۔ مذکورہ مقالے میں یہی تفصیل بیان ہوئی ہے۔			
احقر عثمان ، غزل ، چراغ زار	"چراغ زار" احقر عثمان کی تازہ ترین شاعری کی کتاب ہے جو رو میل ہاؤس آف پبلیکیشنز اور لپنڈی کے ذریعہ شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب زیادہ تر غزل پر مشتمل ہے۔ وہ نہ صرف اردو کے روایتی اصولوں سے بخوبی واقف ہیں، بلکہ انگریزی اور فارسی شاعری اور لٹریچر میں بھی ان کی خاص دلچسپی ہے۔ احقر عثمان غالب اور مرزا عبدالقادر بیدیل جیسے کچھ اہم شعرا کی پیروی کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے انہیں واقعتاً "نیو کلاسیکل" شاعر کہا جاسکتا ہے۔ اس مقالہ میں ان کی شاعری کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔	۱۵۵-۱۴۷	احقر عثمان کا شعری لحن۔۔۔۔ "چراغ زار کے تناظر میں	حسین محمود، غلام معین الدین نظامی
مغربی ناول ، عالمگیریت ، اردو ، تراجم	ہر ادب اپنے دور کی ثقافتی، معاشی، سیاسی اور معاشرتی زندگی کی عکاسی کرتا ہے۔ ناول کے فن میں ان تمام عوامل کو زیادہ سے زیادہ شامل کیا جاتا ہے۔ اس دور میں جب ہندوستان میں مغربی ادب کے بارے میں اردو پڑھنے والے زیادہ سے زیادہ جستجو کرتے جا رہے تھے، ایک نیا معاشرہ اپنی شکل اختیار کر رہا تھا۔ جاگیرداری نظام تنزل کا شکار تھا اور سرمایہ دارانہ معاشرہ جگہ لے رہا تھا۔ اس دور میں مغربی ناولوں کا ترجمہ کیا گیا، جس کا نتیجہ نہ صرف نئی اقدار کی شکل میں نکلا بلکہ معاشروں کے تقابلی مطالعہ کے لئے محققین کو مواد بھی فراہم کیا گیا۔ یہ تحقیقی کام ان ذرائع تک پہنچنے کی کوشش ہے جو اردو ادب: پاکستانی ثقافت اور عالمگیریت کے لئے ایک بنیادی ذریعہ بھی فراہم کرے گا۔	۱۶۶-۱۵۶	مغربی ناولوں کے اردو تراجم اور عالمگیریت کے تقاضے	صدف نقوی ، فرحت جبین ورک، ڈاکٹر علی کیل قزلباش
پطرس بخاری، مدیر، راوی، مجلہ،	راوی گورنمنٹ کالج لاہور کا ایک اہم اور تاریخی رسالہ ہے۔ یہ گورنمنٹ کالج کے قیام کے بیالیس سال بعد جولائی ۱۹۰۶ء میں جاری کیا گیا تھا۔ کئی نامور اشخاص کو راوی کا ایڈیٹر ہونے کا اعزاز ملا اور ان میں سے پطرس بخاری سب سے اہم ہیں۔ پطرس بخاری طالب علم، پروفیسر اور بعد میں گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل رہے۔ طالب علمی کی	۱۸۳-۱۶۷	پطرس بخاری بحیثیت مدیر مجلہ "راوی" ایک جائزہ	ڈاکٹر عبدالواحد تبسم، واصف لطیف

			زندگی میں وہ اکتوبر ۱۹۱۹ء سے جنوری ۱۹۲۱ء تک اس کے ایڈیٹر رہے۔ انہوں نے راوی، خاص طور پر اردو حصے میں اشعار، نثر، مزاح اور اداریے تحریر کرنے کے حوالے سے اہم کردار ادا کیا۔ طالب علمی کے بعد بھی ان کی تصنیف راوی میں شائع ہوتی رہی۔ اس تحقیقی مضمون میں بطور ایڈیٹر اور بطور پرانے راوین کے حیثیت سے بطرس بخاری کی تحریروں کا ایک تعارفی اور تجزیاتی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔
نعیہ بی بی، ڈاکٹر نجیبہ عارف	گلشن کی مابعد جدید تکنیک: مطالعہ و تجزیہ	۱۸۴-۲۰۳	مذکورہ مقالہ مابعد جدیدی گلشن کے تنقیدی مطالعے پر مبنی ہے۔ اس میں گلشن کے تکنیک مثلاً ستم ظریفی، احساس راحت، مزاح، ثقیل، ورائے افسانہ وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔
علی شیر ڈاکٹر ولی محمد	انوار الحق کی ”اردو پشتو لغت“ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لغت نگاری کے فنی اصولوں کے تین نظریوں میں	۲۰۴-۲۱۶	دو لسانی لغات دونوں مختلف زبانوں کو فروغ دینے میں گہری اہمیت رکھتی ہیں۔ نئی زبان سیکھنے والوں کے لئے یہ لغات زینے کا کردار ادا کرتی ہیں جس کی مدد سے زبان سیکھنے کا عمل کافی حد تک ممکن ہو جاتا ہے۔ ماضی میں اردو پشتو لغات کی تالیف کی ایک بھرپور روایت موجود رہی ہے۔ ان دو لسانی لغتوں میں سے ایک اردو پشتو لغت ہے جس کا ترجمہ سید انوار الحق نے کیا ہے۔ اس تحقیقی مقالے میں محققین نے دو لسانی لغات کی روایت میں اردو پشتو لغت کی تکنیکی حیثیت کا محاکمہ کرنے کی کوشش کی ہے۔
خالد محمود، ڈاکٹر سمیرا اعجاز	ماقبل تقسیم سیاسی عصری ساخت اور اردو افسانہ (جنگ) طرابلس، سانحہ جلیانوالہ باغ: خصوصی مطالعہ	۲۱۷-۲۳۴	تاریخ کے کسی بھی دور میں، اس کے سیاسی واقعات متنوع پہلوؤں پر معاشرے پر دیر پا اثرات مرتب کرتے ہیں، جب کچھ ناپسندیدہ یا بد قسمتی سے سیاسی واقعات رونما ہوتے ہیں۔ وہ اس دور کے لکھاریوں کو متاثر کرتے ہیں۔ مصنفین اپنی تحریروں میں ایسے واقعات سے شعوری یا لاشعوری طور پر متاثر ہوتے ہیں۔ اردو افسانہ (اردو مختصر کہانی) بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ یہ مقالہ برصغیر کی تقسیم سے قبل پیش آنے والے ایسے سیاسی سانحات کے اثرات اور اردو افسانہ (اردو مختصر کہانی) خصوصاً

	مختلف جنگوں اور جلیانوالے آرچرڈ (بھاگ) سانحہ پر روشنی ڈالنے، انہیں پیش کرنے اور ان کا تجزیہ کرنے کی کوشش ہے۔			
محمد خرم، ڈاکٹر سید عامر سہیل	پریم چند کے ناولوں میں سیاسی عناصر	۲۳۱-۲۳۵	پریم چند اردو افسانے کا ایک معروف نام ہے۔ پریم چند نے اردو ناولوں کی تاریخ کو سیاسی تناظر میں مستحکم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ پریم چند نے بیسویں صدی کے اوائل میں اپنے ناولوں کے ذریعہ زندگی کے معاشرتی اور سیاسی پہلوؤں کی وضاحت کی۔ 'سود، بیاج اور لگان' کے ظالمانہ نظام نے ہندوستان میں غریب لوگوں کی زندگی مفلوج کر دی۔ پریم چند نے اپنے ناولوں کے ذریعہ اس ظالمانہ نظام کے خلاف آواز اٹھائی۔ مذکورہ مقالہ اسی موضوع پر روشنی ڈالتا ہے۔	پریم چند، سیاست، ظلم و جبر، افسانہ، ظلم، غربت